دنیائے امروز

از جناب مولانا حامد الانصاری غازی

برطانیہ عظمیٰ

برطانوی تدبر آج کل گھبراہٹ اور گہری بےچینی کے ہنڈولے میں غیر متوازن ہچکولے کھا رہا ہے۔ برطانیہ جو جنگ عظیم کے بعد سے فاتح قوموں کا پیرِ مغاں بنا ہوا ہے آج اُس کے میخانۂ تدبر میں پیلی مٹی کے پیمانوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

برطانوی سلطنت کے اجزاء شاہی حکومت کی کمزور پالیسی کی وجہ سے سہمے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ جنوبی افریقہ، اسٹریلیا، نیوزی لینڈ، کنیڈا اور دوسرے مقبوضات میں برطانوی سہارے کا مفہوم کامل آزادی اور خود اعتمادی کے نظریہ سے بدل رہا ہے سلطنت کے اجزاء آزاد ہونے اور اپنے سہارے پر زندہ رہنے کے لیے بیچین نظر آتے ہیں۔

ہندوستان یعنی تاج برطانیہ کا وہ روشن وکوہ نور ہیرا جس کو لارڈ کلایو نے پلاسی کی جنگ کے فوراً بعد اور ریگولیٹنگ ایکٹ قانونِ اصلاحات ۱۷۷۳ء سے بیس سال پہلے اپنے ہاتھ سے تاج کے حصۂ پیشین میں آراستہ کیا تھا اپنی جگہ سے ہل چکا ہے۔ آئرلینڈ آزادی کے کنارہ پر ہے۔ نوآبادیات جن کو ڈومینین اسٹیٹس (حکومت خود اختیاری بدرجہ نوآبادیات) حاصل ہے برطانوی پارلیمنٹ کی بالادستی کو تسلیم کرنے میں متامل ہیں۔ گزشتہ شاہی کانفرنسوں میں یہ سوال بار بار لاینحل صورت میں آچکا ہے کہ آیا سلطنت کے آزاد اجزاء کو علیحدہ ہونے اور کامل آزادی کے اعلان کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ نہ

انگلستان کی پارلیمنٹ میں سلطنت کی نوآبادیات کی نمایندگی ہے اور نہ شاہی حکومت ان کے مشوروں کی پابند ہے۔

آئرلینڈ اس وقت انگلستان کے لیے شریف قسم کا "بغلی گھونسہ" بنا ہوا ہے۔ جزائر برطانیہ کی مقدس تثلیث میں انگلینڈ کی حیثیت باپ کی ہے، اسکاٹ لینڈ کی بیٹے کی اور آئرلینڈ کی روح القدس کی۔ آج جبکہ آئرلینڈ اس تثلیث سے علیحدہ ہو رہا ہے تو سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ باپ بیٹے کا تعلق کب تک کام دیگا۔ آئرلینڈ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ السٹر کے چھ صوبے آئرلینڈ کی پارلیمنٹ سے الگ ہیں۔ یہ تقسیم آئرلینڈ کے رہنما ڈی ویلرا کے قول کے مطابق تین سو میل مصنوعی سرحد کا سب سے کاری زخم ہے جو انگریزوں نے اہل آئرلینڈ کے جسم میں لگایا ہے۔ جب تک آئرلینڈ دو حصوں میں تقسیم ہے اُس وقت تک آئرلینڈ یورپ کی کسی جنگ میں انگلستان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

ہندوستان، آئرلینڈ، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ۔ برطانیہ سے جو معاملہ کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اس کا مقصد آنے والی جنگ سے پہلے ایک ایسے اتحاد کا برروئے کار لانا ہے جو سلطنت کے اجزار کی کامل آزادی پر مبنی ہو۔ اگر یہ مقصد حاصل نہ ہوا تو سلطنت برطانیہ کی اندرونی پالیسی کا اختلاف اس کی غیر ملکی پالیسی کے توازن کو درہم برہم کر دیگا، اور برطانیہ جنگ کے میدان میں اس شکاری کی طرح رہ جائیگا جس کے پاس رائفل ہے مگر پیٹی میں چھوٹے ہوئے کارتوسوں کے علاوہ ایک بھی کارآمد کارتوس نہیں۔

جرمن نوآبادیات

۱۹۔ اکتوبر کو لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار نے برلن سے انگلستان والوں کو یہ خوشخبری سنائی تھی کہ جرمنی کا قہرمان ہرہٹلر زیکوسلاویکیہ کی فتح سے فارغ ہوتے ہی افریقہ کی نوآبادیات کی مہم شروع کریگا،

کیونکہ ہٹلر کا خیال ہے کہ گرم لوہے پر چوٹ زیادہ اچھی پڑتی ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے مفید رہتی ہے"۔

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی صبح کو مسٹر چرچل بھی اس سے خبردار ہو چکے تھے، انہیں دو باتوں پر غصہ آرہا تھا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے، اور دوسری یہ تھی کہ آئندہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔

آج ہم ۱۹۳۹ء میں داخل ہو چکے ہیں لیکن دو ماہ قبل مسٹر چرچل نے اپنے تڑپتے ہوئے سینے پر لرزتا ہوا ہاتھ رکھ کر انگلستان والوں سے جو بات کہی تھی، حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ آج

جرمنی نوآبادیات چاہتا ہے!

"ٹانگانیکا انگلستان سے اور کیمرون فرانس سے"

دنیا اس امر کو بھول نہیں سکتی کہ مسٹر چرچل ۱۷۔ اکتوبر کی صبح کو بیدار ہوتے ہی براڈکاسٹ اسٹیشن پر دیکھے گئے۔ اُنہوں نے لنڈن کے بادہوائی اسٹیشن سے جب بولنا شروع کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ اُنہیں ۱۰۵ ڈگری کا بخار ہے۔ حالانکہ دراصل اُنہیں بخار نہیں تھا۔ بلکہ یہ اُن کے دل کا بخار تھا۔ اور ۱۰۵ اُن کے غصہ کی ڈگری تھی۔ اُنہوں نے کہا:۔

" انگریزی قوم اور برطانوی ایمپائر کے اجزار دریافت کر رہے ہیں کہ یہ انتہا ہے یا ابھی کچھ اور ہونے والا ہے؟"

"کچھ اور ہونے والا ہے!" یہ الفاظ ظاہر کر رہے تھے کہ خطرہ کی اگلی گھنٹی یورپ کی بجائے افریقہ میں بجیگی۔ مسٹر چرچل کا کہا ٹھیک ہوا، چونکہ اُنہیں اپنی جگہ واقعات کی رفتار کا یقین تھا، اس لیے وہ غصہ کے اظہار کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکے۔

ان کا پہلا غصہ اپنے وزیر اعظم پر تھا، مگر یاد آیا کہ غصہ کا مقصود بالذات دراصل ہر ہٹلر ہے، اس لیے اسی تقریر میں دوبارہ غصہ شروع ہوا تو اُس کا رُخ یہ تھا:

"ڈکٹیٹر لوگ اپنے چمپئی رنگ کے صوفوں پر آرام کر رہے ہیں — ! پولیس کے حصار میں — سنگینوں کے پہروں میں — طوفانی فوجوں، توپ خانوں — اور ہاں، ہوائی جہازوں کی حفاظت میں۔ کتنے بزدل ہیں — یہ ڈکٹیٹر لوگ؟ ان کے دل خوف کے مارے ہوئے ہیں اور زبانوں پر طمطراق ہے — ڈکٹیٹر کیا ہے، باہر سے مضبوط (صرف دیکھنے میں) اندر سے کھوکھلا — کمزور — درحقیقت کمزور۔"

غصہ کمزور کا آخری ہتھیار ہے۔ غریب چرچل اس ہتھیار سے اپنے دل کو خون کر سکتا تھا، اس نے ایسا ہی کیا۔ ایک چرچل کا کیا ذکر، انگلستان میں ہزار ہا انسان اپنے غصہ کی آگ میں جل رہے ہیں اور وزارت میں تبدیلی کے امکان سے اپنی روح کو عارضی قوت بہم پہنچا رہے ہیں لیکن خدا کی بات جہاں کل تھی وہیں آج ہے۔

جرمن نو آبادیات کی واپسی کا مسئلہ روز بروز آگے بڑھیگا اور ہم دیکھینگے کہ دنیا کا دماغ اس سے الجھ رہا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے صرف جرمن اخبارات کے دعوے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر گوئبلز (جرمنی کا وزیر پروپگنڈا) آئیگا، کچھ ہی وقفہ کے بعد جنرل گوئرنگ (ہٹلر کا دست راست) نو آبادیات کی واپسی کا شور مچائیگا آخر میں ہٹلر اپنی فوجوں کو حکم دیگا۔

"اگر نو آبادیات کو فتح نہیں کرسکتے تو یورپ کے امن کو فتح کر کے جنگ کے قدموں پر ڈالدو۔"

قبل اس کے کہ یہ وقت آئے۔ آئیے ہم ان دستاویزی کارروائیوں پر ایک نظر ڈال لیں جو نو آبادیات کے مسئلہ کی جڑ ہیں، اور جن پر اس مسئلہ کے اتار چڑھاؤ کا دارومدار ہے۔

(۱) جرمنی کا پہلا اعلان

"ہم بہت ممنوں ہونگے اگر برطانیہ اور فرانس میں ایسے مدبر مل جائیں جو جرمنی کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اب ہمیں صرف نو آبادیات کے مسئلہ پر باہم رضامند ہونا باقی ہے۔ جن کو

ہمارے ہاتھوں سے بہانہ بنا کر خلاف انصاف چھین لیا گیا ہے۔

(۱۹۔ نومبر ۱۹۳۸ء کو میونخ میں ہر ہٹلر کی تقریر)

(۲) برطانیہ عظمیٰ کی پالیسی

وزیر اعظم نے نومبر ۱۹۳۷ء میں اعلان کیا کہ نوآبادیات کی واپسی پر حکومت برطانیہ کوئی قدم نہیں اٹھائیگی۔ اس اعلان کے حوالہ سے سر مارک ینگ گورنر ٹانگانیکا نے ایک فرمان تیار کیا جس کو ٹانگانیکا کی کونسل میں ڈاکٹر ایس بی ملک (ہندوستانی) نے پڑھ کر سنایا۔ اعلان یہ ہے:۔

"مسٹر میلکم میکڈانلڈ وزیر نوآبادیات کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کے بیان کا مطلب یہ لیا جائے کہ ہز مجسٹی کی حکومت ان علاقوں میں سے کسی علاقہ کو منتقل کرنے کا خیال نہیں رکھتی جو برطانوی نظم ونسق کے ماتحت ہیں"۔

(۱۶۔ نومبر دارالسلام۔ افریقہ)

(۳) یونین گورنمنٹ کا اعلان

"ہم جنوبی افریقہ کے مفاد کی حفاظت کرینگے۔ مسٹر پرو شاہی حکومت کو مشورہ دینے کے لیے ہی انگلستان گئے ہیں"۔ (۱۶۔ نومبر جنرل اسمٹس کا اعلان)

(۴) فرانسیسی پالیسی

"فرانس نے نہ پہلے کسی نوآبادی کو واپس کیا ہے نہ آئندہ کریگا"۔ "وزیر اعظم فرانس"

(پیرس ۱۶۔ نومبر موسیو ڈالدیر کا اعلان)

(۵) مشرقی افریقہ کے ہندوستانی

مشرقی افریقہ کی انڈین نیشنل کانگریس کی رائے یہ ہے کہ حکومت کو ٹانگانیکا کے متعلق کسی قسم کا سودا نہیں کرنا چاہیے۔ (۱۶۔ نومبر ۱۹۳۸ء)